اِک نظر اِک نظر اِک نظر چاہئیے

اِک نظر اِک نظر اِک نظر چاہئیے   میرے مولی تیری اِک نظر چاہئیے
جب بھی چاہے یہ دیدار کرلے تیرا   اِن نگاہوں میں ایسا ہُنر چاہئیے

اِک نظر سے تیری ہم نے پایا مقام   آج شاہوں کی صف میں کھڑے ہیں غلام
ہم پہ رہتی ہیں جب تیری نظریں مدام   پھر بھلا کیوں ہمیں مال و زر چاہئیے

ہم سدا تیری دُھن میں ہی کھوئے رہیں   لب ہمارے فقط نام تیرا جپے
شب مہکتی رہے تیرے ہی خواب سے   دید سے ہو تیری سحر چاہئیے

رہنمائے اہلِ ولاء کے لیئے دعوتِ حق کی شان و بقاء کے لیئے
ہے یہ لازم برہانِ دیں شہ کے بعد اُن کے جیسا ہی عالی قدر چاہیئے

ہم شفاعت پہ رکھتے ہیں تیری فخر بخشوائیگا تو ہی شہِ بحر و بر
جس طرح ہم پہ رکھتا ہے میٹھی نظر باخدا یہ نظر عمر بھر چاہیئے
سرحدیں روک نہ پائیگی پھر مجھے فاصلے خود بہ خود ہی سمٹ جائینگے
میں شتابی پہنچ جاؤں در پہ تیرے اِس لیئے اے شہا مجھکو پر چاہیئے

یہ تقاضۂ ایمان بھی شان بھی اِس لیئے رب تعالی سے مانگا یہی
تیرے قدموں پے جُھک کہ جو سجدہ کرے اپنے کاندھوں پہ مجھکو وہ سر چاہیئے

فاطمہ کی ضریح جلد تعمیر ہو اور وہاں شورِ ماتمِ شبیر ہو

شادماں تو اے صاحبِ توقیر ہو کچھ نہ دے اے خدا یہ مگر چاہیئے

میرے گھر میں بھی ہو ضیافتوں کی بہاء کر تلقّی تجھے لے کے آؤں شہا

لاکھو جانو سے ہو جاؤں تجھ پہ فدا یہ ہی شاکرؔ کو زادِ سفر چاہیئے